سوال

(320) بیوی، بیٹیاں اور بہن وارث ہوں تو اس کے حصص

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میرے نانا فوت ہوگئے ہیں ان کے پس ماندگان میں سے بیوہ، دو بیٹیاں، ایک حقیقی بھائی، ایک حقیقی بہن زندہ ہیں، ان ورثاء میں ان کی وراثت کس طرح تقسیم ہوگی؟ کتاب وسنت کی روشنی میں جواب سے مطلع فرمائیں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

بشرط صحت سوال واضح ہو کہ صورت مسؤلہ میں بیوہ کے لیے کل جائیداد کا آٹھواں حصہ ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

فَإِن كَانَ لَكُمْ وَلَدٌ فَلَهُنَّ الثُّمُنُ [1]

''اور اگر اولاد ہے تو پھر ان بیویوں کا آٹھواں حصہ ہے۔''

دو بیٹیوں کو کل جائیداد سے دو تہائی ملے گا، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

فَإِن كُنَّ نِسَاءً فَوْقَ اثْنَتَيْنِ [2]

''اور اگر لڑکیاں (دو یا) دو سے زائد ہوں تو ان کو ترکہ سے دو تہائی حصہ ملے گا۔''

مقررہ حصہ لینے والوں کو ان کا حصہ دینے کے بعد جو باقی بچے گا وہ میت کے مذکر قریبی رشتہ دار کے لیے ہے جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے: مقررہ حصہ لینے والوں کو ان کا حصہ دو اور جو باقی بچے وہ میت کے مذکر قریبی رشتہ دار کے لیے ہے۔'' [3]

اس صورت میں میت کا مذکر قریبی رشتہ دار حقیقی بھائی، لیکن اس کے ساتھ اس کی حقیقی بہن بھی موجود ہے لہٰذا وہ بھی باقی کے ساتھ ترکہ کی حقدار ہے البتہ ان میں تقسیم اس طرح ہو گی کہ مرد کو عورت کے مقابلہ میں دوگنا حصہ دیا جائے گا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَإِن كَانُوٓا۟ إِخْوَةً رِّجَالًا وَنِسَآءً فَلِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ ٱلْأُنثَيَيْنِ ١﴾ [4]

''اور اگر میت کے کئی بہن بھائی ہوں یعنی مرد اور عورتیں ملے جلے ہوں تو مرد کو دو عورتوں کے برابر حصہ ملے گا۔''

سہولت کے پیش نظر کل جائیداد کے چوبیس حصے کرلیے جائیں، ان میں سے آٹھواں حصہ یعنی تین حصے بیوہ کو اور دو تہائی یعنی سولہ حصے دونوں بیٹوں کو پھر باقی پانچ حصے حقیقی بھائی اور بہن کے ہیں لیکن یہ پانچ حصے بہن بھائی میں پورے پورے تقسیم نہیں ہوتے ہیں اس کے لیے حصوں کو زیادہ کرلیا جائے اور تین سے ضرب دے کر چوبیس کے بجائے ۷۲ حصے بنالیے جائیں۔ پھر ہر ایک کے حصے کو تین سے ضرب دی تو درج ذیل صورت بن جائے گی۔

بیوہ 3×3=9، دو بیٹیاں 16×3=48 چوبیس حصے فی بیٹی، بہن بھائی 5×3=15 بھائی کو 10 اور بہن کے لیے پانچ حصے ہوں گے۔ (واللہ اعلم)

---

[1]۴/النساء: ۱۲۔

[2]۴/النساء: ۱۱۔

[3] صحیح بخاری، الفرائض: ۶۷۳۵۔

[4]۴/النساء: ۱۷۶۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد: 3، صفحہ نمبر: 281

محدث فتویٰ